دل کی بات

نواب اکبر بگٹی کی شہادت--- قومی المیہ

۲۶ اور ۲۷ راگست ۲۰۰۶ء کی درمیانی شب کوہلو (بلوچستان) میں ایک گرینڈ فوجی آپریشن کے ذریعے جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب اکبر بگٹی ۳۲ ساتھیوں سمیت شہید کردیئے گئے۔اخباری اطلاعات کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں اکبر بگٹی کے دو پوتے اور بلوچ رہنما خیر بخش مری کے دو بیٹے بھی شامل ہیں۔جبکہ اس فوجی آپریشن میں چار فوجی افسروں سمیت ۳۰ سیکورٹی اہلکار بھی جاں بحق ہوئے ہیں۔

بلوچستان ......رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ اور معدنی وسائل سے مالا مال ہے۔عالمی لٹیرے اور قزاق روزِ اوّل سے ہی اس صوبے پر بری نظر رکھے ہوئے ہیں۔عالمی سامراج کے گماشتوں' قادیانیوں کے دوسرے بزرجمہر مرزا بشیر الدین محمود نے بھی ۱۹۵۲ء میں پاکستان کے متوازی احمدی سٹیٹ کے قیام کے لیے بلوچستان ہی کا انتخاب کیا تھا۔اس سازش کو احرار کی تحریک تحفظ ختم نبوت نے ناکام بنایا۔سرداری قبائلی نظام' اس صوبے کی صدیوں پرانی تہذیب وثقافت ہے۔نواب اکبر بگٹی اپنے قبیلے کے انیسویں سردار تھے۔انہوں نے بانیٔ پاکستان محمد علی جناح کا استقبال کیا اور اُن سے ہاتھ ملانے کا شرف بھی حاصل کیا۔وہ ایچی سن اور آکسفورڈ کے تعلیم یافتہ تھے۔شاید وہ سرداری نظام کی آخری مضبوط دیوار تھے' جسے موجودہ حکومت نے راستے سے ہٹا کر فتح ونصرت کے جھنڈے گاڑے اور امن وامان قائم کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔بلوچستان کے سرداری نظام کے خاتمے کے لیے ۱۹۵۰ء، ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء میں بھی فوجی آپریشن ہوئے لیکن ناکامی ہوئی۔سوءِ اتفاق ہے کہ بلوچ سرداروں سے ہمیشہ فوج کا ہی تصادم ہوا۔جنرل ایوب خان اور جنرل یحییٰ خان کے ادوارِ حکومت میں بھی بلوچ سردار شاکی رہے۔بھٹو کی عوامی حکومت میں بھی ناخوش تھے۔تب بلوچی پہاڑوں پر تھے اور فوج سے تصادم جاری تھا۔اگرچہ وفاق کو بھی قوم پرست بلوچ رہنماؤں سے سنگین شکایات رہی ہیں کہ

(۱) یہ علیحدگی پسند ہیں اور وفاق سے گریزاں ہیں۔

(۲) قومی وسائل پر قابض ہیں (خصوصاً سوئی گیس کو ذاتی ملکیت سمجھتے ہیں۔)

(۳) قومی املاک کو نقصانات پہنچاتے ہیں (سوئی گیس، پائپ لائن اور ریلوے لائن کو بم دھماکوں سے اڑا دیتے ہیں۔)

(۴) عوام میں علیحدگی اور غداری کے رجحانات کو فروغ دیتے ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ آخر یہ صورت حال کیوں پیدا ہوئی؟ اس کے بھی تو کوئی اسباب ہیں یا نہیں؟
نواب اکبر بگٹی اور دیگر قوم پرست بلوچ رہنماؤں کو بھی وفاق سے یہ شکایت رہی کہ:

(۱) بلوچستان کے عوام کو اُن کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا گیا ہے۔

(۲) قدرتی معدنی وسائل سے پورا ملک نفع اٹھارہا ہے لیکن بلوچستان کے عوام اُن سے محروم ہیں۔

اِنہی محرومیوں کی ذیل میں انہیں دیگر بے شمار شکایات تھیں، جن کے ازالے کا وہ مسلسل مطالبہ کررہے تھے۔

ہر مسئلے کا حل بندوق اور گولی نہیں ہوتا۔ یہ مسائل سیاسی تھے، انہیں سیاسی طریقے سے ہی حل کیا جاسکتا تھا۔ ہماری اپوزیشن کی جماعتوں کو تو تحریک عدمِ اعتماد سے ہی فرصت نہیں کہ وہ ان مسائل کی طرف توجہ دیتی۔ دوسری طرف حکومت بھی صرف اپوزیشن جماعتوں کو گرانے میں ہی اپنا سارا زور صرف کررہی ہے۔ متانت اور سنجیدگی سے چھوٹے صوبوں کے عوام کی شکایات اور مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ چودھری شجاعت حسین ذاتی تعلقات کے باوجود اس سانحہ کو روکنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔

نواب اکبر بگٹی اور اُن کے ساتھیوں کا قتل ایک افسوسناک واقعہ ہے، جس کے خوفناک نتائج نکلیں گے۔ ملکی سلامتی پر برے اثرات مرتب ہوں گے۔ بلوچستان میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ کہنے والے تو عرصے سے کہہ رہے ہیں کہ:

☆ گوادر کو امریکہ کے لیے سجایا جارہا ہے۔

☆ عالمی سامراج اور ''تیلی'' کی نظریں بلوچستان کے معدنی وسائل پر مرکوز ہیں۔

☆ افغانستان و عراق پر قبضے کے بعد اس کی حریص نگاہیں ایران کی طرف اٹھ رہی ہیں۔

☆ ایران پر ہاتھ ڈالنے کے لیے وہ بلوچستان میں اپنی ''نشست و برخاست'' کو ازحد ضروری سمجھتا ہے۔

اکبر بگٹی قومی دھارے میں شامل تھے، ملک کے پارلیمانی نظام کا حصہ تھے۔ انہیں تشدد کی راہ پر کون لایا؟ اور انہوں نے جدوجہد کا یہ راستہ اپنے لیے کیوں منتخب کیا؟ اس پر حکومت اور اپوزیشن دونوں کو سوچنا چاہیے۔ خصوصاً اُن کے قتل کے بعد حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں، یہ اور زیادہ سنگین مسئلہ ہے۔ جس طرح نواب اکبر بگٹی اور اُن کے ساتھی مسلمان تھے۔ اِسی طرح سیکورٹی فورسز کے جوان بھی مسلمان تھے۔ مسلمان کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے، جو ہوا برا ہوا۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆